محمدی، قبلہ محمدی، در محمدی، ہدایت محمدی، عصائے محمدی، صدائے محمدی، خطبات محمدی، سیرت محمدی، شہادت محمدی، تاریخ بغداد، سراج محمدی المعروف تاریخ محمدی، خلافت محمدی، ظل محمدی، امامت محمدی، مملکت محمدی، فضائل محمدی، درہ محمدی (حنفیت و محمدیت) ظفر محمدی، تعلیم محمدی، ملوکیت، جمہوریت، عقیدہ محمدی (تعداد تصانیف ۸۶)

مراجع و مصادر

۱۔ نزھۃ الخواطر ج ۸ مولانا سید عبدالحی الحسنی ۱۹۲۳

۲۔ تراجم علمائے حدیث ہند جلد اول از مولانا ابو یحیی امام خان نوشہروی م ۱۹۶۶ء

۳۔ جماعت اہل حدیث کی تصنیفی خدمات از مولانا محمد مستقیم سلفی بنارس

باب الفتاویٰ

ایک مجلس کی تین طلاقیں

سوال:۔ خاوند اپنی بیوی کو ایک مجلس میں بیک وقت تین طلاقیں دے دیتا ہے یا ایک ہی دفعہ تین طلاقیں لکھ کر اس کو بھیج دیتا ہے' تو شریعت اسلامیہ کی رو سے اس کا کیا حکم ہے کیا خاوند کو رجوع کا حق حاصل ہے یا اس کا حق رجوع ختم ہو گیا ہے۔

الجواب بعون الوهاب۔

الحمد لله وكفى والصلاة والسلام على عباده الذى اصطفى اما بعد

شریعت اسلامیہ' ایک الٰہی ضابطہ حیات ہے' جو انسان کے خالق و مالک کا نازل کردہ ہے اور انسان کی فطرت کے عین مطابق ہے کیونکہ خالق فطرت کا نازل کردہ ہے اس لئے یہ تمام انسانوں کیلئے ہے "کسی مخصوص قوم و ملک یا مخصوص دور و زمانہ کیلئے نہیں ہے"۔ نکاح و طلاق انسانی معاشرہ کی ایک بنیادی اور فطرتی ضرورت ہے اور اس کے اثرات و نتائج بھی انتہائی دوررس اور گہرے ہیں محض میاں بیوی سے ان کا تعلق نہیں ہے۔ اور معاشرہ کی صلاح و فساد کا کافی حد تک ان پر مدار ہے۔ اس لئے قرآن مجید میں جس قدر تفصیلات نکاح و طلاق کے سلسلہ میں بیان فرمائی گئی ہیں نماز' روزہ جیسی بنیادی عبادات کے بارے میں بھی بیان نہیں کی گئیں۔

قرآن حکیم نے طلاق دینے کا طریقہ بھی بیان فرمایا ہے اور اس کا انجام و نتیجہ بھی' طلاق دینے کا طریقہ "سورہ بقرہ" میں اس طرح بیان فرمایا ہے۔ "الطلاق مرتان فامساك بمعروف او تسريح باحسان" طلاق یکے بعد دیگرے ہے اور اطلاق کے بعد معروف طریقہ سے روک لینا ہے یا اچھے طریقہ سے چھوڑ دینا ہے۔

علامہ کاسانی حنفی، علامہ سرخسی حنفی اور امام کرخی حنفی نے مرتان کا معنی کیا ہے دفعتان اور علامہ کاسانی ایک مثال سے اس کی وضاحت کرتے ہیں کہ ایک انسان کسی کو دو درہم دیتا ہے تو اس کو یہ نہیں کہا جائے گا کہ اعطاہ مرتین حتی یعطیہ دفعتین کہ اس نے اسے دو دفعہ دیئے ہیں جب تک الگ الگ دو دفعہ نہیں دیتا اور یہ بھی لکھتے ہیں بظاہر یہ الفاظ خبر کے انداز میں ہیں لیکن ان سے مقصد امر و حکم ہے۔

علامہ زمخشری، علامہ سندھی، اور مولانا شیخ محمد تھانوی نے معنی کیا ہے۔ "التطلیق الشرعی تطلیقہ بعد تطلیقہ علی التفریق دون الجمع و الارسال دفعة واحدة طلاق شرعی" یہ ہے کہ طلاق کے بعد طلاق الگ الگ کر کے دی جائے ایک ساتھ اکٹھی اور ایک دم اور ایک بار نہ دی جائے امام فخرالدین رازی شافعی لکھتے ہیں " ان التطلیق الشرعی یجب ان یکون تطلیقہ بعد تطلیقہ علی التفریق دون الجمع والارسال دفعة واحدة وھذا التفسیر ھو قول من قال الجمع بین الثلاث حرام و زعم ابوزید فی الا سرار ان ھذا ھوقول عمر و عثمان و علی و عبداللہ بن مسعود و عبداللہ بن عباس و عبداللہ بن عمر و عمران بن حصین و ابی موسی الاشعری وابی الدرداء و حذیفہ رضی اللہ عنھم

شرعی طلاق کیلئے ضروری ہے کہ طلاق یکے بعد دیگرے ہو الگ الگ ہو نہ کہ ایک ساتھ، ایک دم اور ایک ہی بار میں اور یہ تفسیر ان لوگوں کا قول ہے جن کے نزدیک ایک دم تین طلاق دینا حرام ہے (حنفیوں اور مالکیوں کا یہی قول ہے) ابوزید حنفی نے اپنی کتاب "اسرار" میں یہ دعوی کیا ہے کہ حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت عمران بن حصین، حضرت

ابو موسیٰ اشعری، حضرت ابوالدرداء اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہم کا یہی قول ہے۔

امام رازی نے شافعی ہونے کے باوجود اس تفسیر کو قرآنی سیاق و سباق کے مطابق قرار دیا ہے۔

امام ابو بکر جصاص حنفی لکھتے ہیں "الطلاق مرتان تضمنت الامر بایقاع الاثنین فی مرتین ضمن اوقع الاثنین فی مرۃ واحدۃ فہو مخالف لحکمہا۔"

الطلاق مرتان میں یہ حکم ہے کہ دو طلاقیں الگ الگ دی جائیں تو جس نے بیک وقت دو طلاقیں دے دیں اس نے اس آیت کی مخالفت کی اور علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی حنفی لکھتے ہیں قیاس کا تقاضہ یہ ہے کہ اذالم یکن التطلیقتان المجتمعتان معتبرۃ لم یکن الثلاث المجتمعۃ معتبرۃ بالاولی "کہ جب دو طلاقیں اکٹھی معتبر نہیں پھر تو تین طلاقیں اکٹھی بالاولی معتبر نہیں ہونی چاہئے۔

اس لئے قرآن مجید خاوندوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ واذاطلقتم النساء فبلغن اجلهن فامسکوهن بمعروف او سرحوهن بمعروف " اور جب تم عورتوں کو طلاق دے چکو اور ان کی مدت گزرنے کو پہنچ جائے تو انہیں معروف طریقہ کے مطابق روک لو یا اچھے طریقہ سے چھوڑ دو۔ بقرہ اور سورۃ طلاق میں فرمایا "فاذ بلغن اجلهن فامسکوهن بمعروف او فارقوهن بمعروف " جب وہ اپنی معیاد کو پہنچنے لگیں تو انہیں دستور کے مطابق روک لو یا انہیں قاعدے کے مطابق الگ کر دو۔

مطلقہ عورتوں کے بارے میں فرمایا المطلقات یتربصن با نفسهن

ثلاثہ قروء" اور طلاق شدہ اپنے کو تین معیادوں تک روکے رکھیں۔ اور آگے فرمایا وبعولتھن احق بردھن فی ذالک" اور ان کے خاوند عدت کے اندر ان کو واپس لینے کے حق دار ہیں۔ بقرہ اور سورۃ طلاق میں فرمایا "فطلقوھن لعدتھن واحصوا العدۃ" ان کو طلاق دو عدت کے آغاز کیلئے اور عدت کو شمار کرو۔ علامہ سرخسی حنفی اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں اس سے مراد ہے۔ طلاق عدت کے قروء میں الگ الگ دو کیونکہ اس میں خاوند کو عدت کے شمار کرنے کا حکم دیا ہے اور اس کا مفاد الگ الگ طلاق دینا ہے اسی لئے آخر میں فرمایا کہ شاید اللہ تعالیٰ اس کے بعد کوئی صورت پیدا کردے اور خاوند کے دل میں رجوع کا خیال پیدا ہو جائے اور وہ رجوع کرلے اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے جب طلاق الگ الگ دی جائے بیک وقت تین طلاقوں کی صورت میں یہ ممکن نہیں۔

خلاصہ یہ ہے کہ قرآن مجید نے طلاق دینے کا طریقہ یہی بیان فرمایا ہے کہ ایک وقت میں ایک ہی طلاق دی جائے ایک سے زائد طلاقیں نہ دی جائیں اس لئے نبی اکرم ﷺ نے بیک وقت تین طلاقیں دینے کو اللہ کی کتاب کے ساتھ استہزاء و تمسخر قرار دیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دور تک اس پر عمل ہوا ہے کہ کوئی بیک وقت تین طلاقیں دے دیتا تو اس کو ایک قرار دیا جاتا۔ علامہ طحاوی درمختار کے حاشیہ میں لکھتے ہیں "انہ کان فی الصدرالاول اذا ارسل الثلاث جملہ لم یحکم الابوقوع واحدۃ الی زمن عمر رضی اللہ عنہ ثم حکم بوقوع الثلاث سیاسہ" دور نبوی سے لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور تک تین طلاقیں ایک شمار ہوتی تھیں انہوں نے سیاستہ یعنی انتظامی تدبیر کی خاطر کہ لوگ اس طریقہ سے باز آجائیں' ان کو تینوں قرار دیا۔

علامہ کاسانی حنفی لکھتے ہیں کہ حضرت عمر بیک وقت تین طلاق دینے والوں کو مارتے تھے۔